Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰	جمعرات ۶ جمادی الثانی ۱۴۱۰ھ ، ۴ صلح ۱۳۶۹ہش ، ۴ جنوری ۱۹۹۰ء	نمبر ۴

زندہ نظام کی علامت

"ساری دنیا میں ہر واقف نو کی زندگی پر جماعت کے نظام کی نظر رہنی چاہیئے اور ان کے والدین سے رابطے ہونے چاہیئں اور ان کو پتہ ہونا چاہیئے کہ ہم ایک زندہ نظام کے ہاتھ میں ہیں جس کے ذریعے خدا کی تقدیر کارفرما ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ - الفضل ۲۰ دسمبر ۱۹۸۹ء ص۴)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"جو دعا سے منکر ہے وہ خدا سے منکر ہے - صرف ایک دعا ہی ذریعہ خداشناسی کا ہے - اور اب وقت آگیا ہے کہ اس کی ذات کو طوعاً و کرہاً مانا جاوے - اصل میں سب جگہ دہریت ہے - آجکل کی محفلوں کا یہ حال ہے کہ دعا، توکّل اور (اللہ نے چاہا تو) کہنے پر تمسخر کرتے ہیں - ان باتوں کو بے وقوفی کہا جاتا ہے ورنہ اگر خدا تعالےٰ سے اُن کو ذرا بھی اُنس ہوتا - تو اس کے نام سے کیوں چڑتے ہیں جبکہ جس سے محبت ہوتی ہے وہ ہیر پھیر سے کسی نہ کسی طرح سے محبوب کا نام لے ہی لیتا ہے - اگر اُن کے نزدیک خدا کوئی شئے نہیں ہے تو اب موت کا دروازہ کھلا ہے اسے ذرا بند کر کے تو دکھلاویں - تعجب ہے کہ ہمیں جس قدر اُس کے وجود پر اُمیدیں ہیں - اسی قدر وہ دوسرا گروہ اس سے نااُمید ہے - اصل میں خدا تعالیٰ کے فضل کی ضرورت ہے - اگر وہ دل کے قفل نہ کھولے تو اور کون کھول سکتا ہے - اگر وہ چاہے تو ایک کتے کو عقل دے سکتا ہے کہ اس کی باتوں کو سمجھ لیوے اور انسان کو محروم رکھ سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۱-۲)

"جو ہمارا مرید الٰہی محبت کی آگ سے جلتا ہوگا - اور خدا تعالیٰ کو حقیقی طور پر پالینے کی خواہش کمال درجہ پر اُس کے سینہ میں شعلہ زن ہوگی اسی پر بیعت کا لفظ حقیقی طور پر صادق آوے گا - یہاں تک کہ کسی قسم کے ابتلاء کے نیچے آکر وہ ہرگز متزلزل نہ ہو بلکہ قدم اور آگے بڑھاوے - لیکن جبکہ لوگ ابھی تک اس حقیقت سے واقف نہیں ہیں اور ذرا ذرا سی بات پر وہ ابتلاء میں آجاتے ہیں اور اعتراض کرنے لگتے ہیں تو پھر وہ اس آگ سے کس طرح محفوظ رہ سکتے ہیں۔"

(ملفوظات جلد ہفتم ص۴)

ہمیں قدم بقدم سوچ کر چلنے کی ضرورت ہے

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

"نفس کی سب سے بڑی دشمنی یہ ہے کہ وہ انسان کے ظاہری فائدہ کے لئے ایسی دلیلیں دیتا ہے کہ وہ اگر دشمن کے منہ سے سنی جائیں تو انسان انہیں فوراً رد کر دے لیکن نفس کی پیش کی ہوئی دلیلوں کو انسان رد نہیں کر سکتا پس اس کے یہ معنے نہیں کہ کسی کا نفس یہ چاہتا ہے کہ وہ دوزخ میں جا پڑے اور وہ ذلیل ہو جائے - نفس کی سب سے بڑی دشمنی کے یہ معنے ہیں کہ وہ انسان کو سب سے زیادہ نقصان پہنچانا نہیں چاہتا لیکن وہ نقصان پہنچا دیتا ہے اور اس میں اور دوسری قسم کی دشمنی میں فرق ہے - دشمن نقصان پہنچانا چاہتا ہے لیکن نقصان پہنچا نہیں سکتا - لیکن نفس نقصان نہیں پہنچانا چاہتا اور وہ نقصان پہنچا دیتا ہے پس ان حالات میں ہمیں اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم قدم بقدم سوچ کر چلیں اور اپنے دماغ کو اس بات کا عادی بنالیں کہ وہ صحیح کو دیکھے اور اسے پرکھنے کی قابلیت پیدا کرے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۷ اپریل ۱۹۵۰ء)

خالی آسامیاں

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان میں کارکنان درجۂ دوم کی دو آسامیاں خالی ہیں،
کم از کم میٹرک یا اس سے زائد تعلیم والے نوجوان جو خدمت کا جذبہ اور شوق رکھتے ہوں۔ اپنے قائد صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں،
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

• مکرم عبدالصمد قریشی صاحب ٹیچر نصرت جہاں اکیڈمی کو اللہ تعالےٰ نے یکم اگست ۱۹۸۹ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے - حضور ایدہ اللہ نے ازراہِ شفقت بچی کا نام امتہ الحبیب عطا فرمایا ہے - نومولودہ وقفِ نَو میں شامل ہے - احباب سے بیٹی کے نیک اور خادمۂ دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

• اللہ تعالےٰ نے مکرم طاہر نسیم ابن میاں عطاء اللہ نسیم بھیروی کو بیٹے سے نوازا ہے - حضور انور نے ازراہ شفقت بچے کا نام جالب نسیم عطا فرمایا ہے - نومولود وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے نومولود مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب آف ربوہ کا نواسہ ہے - احباب دُعا کریں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو نیک - صالح اور خادم دین بنائے اور بابرکت عمر عطا فرمائے۔

• محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلیہ محترم میاں محمد عبداللہ صاحب مورخہ ۲۴ دسمبر ۸۹ء کو چند ماہ بیمار رہنے کے بعد وفات پاگئیں ہیں۔

موصوفہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب (رفیق حضرت اقدس) سابق صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ کی بہو - چوہدری محمد شفیع صاحب اوجلوی کی بیٹی اور حضرت میاں عبدالعزیز صاحب اوجلوی کی پوتی تھیں - آپ پیدائشی احمدی تھیں - موصوفہ خاموش طبع - نیک سیرت - ہمدرد اور بہت ہی مہمان نواز تھیں -

آپ نے اپنے پیچھے دو بیٹے میاں قمر احمد راولپنڈی اور میاں آفتاب احمد صاحب حال مقیم ملبرن (آسٹریلیا) اور ایک بیٹی عزیزہ شاہدہ اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احباب جماعت سے ان کی بلندی درجات کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

کام دکھلائے جو تُو نے میری نصرت کیلئے
پھرتے ہیں آنکھوں کے آگے ہر زماں وہ کاروبار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ، مقامِ اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت: ایک روپیہ پچاس پیسے

۴ صلح ۱۳۶۹ ہش ۴؍جنوری ۱۹۹۰ء

غور و فکر کی اہمیّت

غور و فکر کی اہمیّت پر غور کرتے ہوئے ہمارے ذہن میں یہ بات آئی کہ شاید اس کی مثال یہ دی جا سکتی کہ جنگل میں درخت اُگتے ہیں تو جیسے بھی ہوں ٹیڑھے میڑھے بڑھتے رہتے ہیں۔ کوئی درخت سرسبز رہا اور کوئی سُوکھ گیا۔ کوئی سیدھا اُوپر چلا گیا، اور کوئی پاس والے درخت کے ساتھ لپٹ گیا۔ درخت تو وہاں بے شک موجود ہوتے ہیں اور ہوتے بھی بہت زیادہ ہیں اور ان کی افادیت سے بھی انکار ممکن نہیں۔ لیکن جو درخت باغوں میں لگائے جاتے ہیں ان کی بات ہی اور ہوتی ہے۔ قطاروں میں لگے ہوتے ہیں۔ کہیں کوئی درخت اور کہیں کوئی درخت۔ سب تر و تازہ ـ سرسبز و شاداب ـ پھُولوں اور پھلوں سے بھرے ہوئے اور لدے ہوئے۔ صبح شام دیکھ بھال ہوتی ہے، جو ٹہنی کاٹنے والی ہے کاٹ دی جاتی ہے۔ اور درخت کو خوبصورت بنا دیا جاتا ہے۔ اس طرح باغ کی شان ہی نرالی ہوتی ہے۔

غور و فکر کے بغیر کام کئے جائیں تو وہی جنگل کا جنگل، اور جھاڑ پھونس۔ کوئی ٹہنی سرسبز اور کوئی خشک۔ کسی کام میں کامیابی اور کسی میں ناکامی۔ اور ناکامی بھی قدرتی نہیں بلکہ اپنی نادانی یا ناسمجھی کے نتیجہ میں۔ لیکن غور و فکر کیجئے۔ سوچئے کیا کرنا ہے اور کس طرح کرنا ہے۔ یوں کرنے سے کیا نتیجہ نکلے گا اور وُوں کرنے سے کیا نتیجہ نکلے گا۔ کام سنور جائیں گے۔ نتیجہ بہتر نکلے گا۔ ناکامی تو پھر بھی کبھی نہ کبھی ہوگی ہی لیکن کم کم۔ اور ان عناصر کی وجہ سے جن پر اپنا اختیار نہیں ہے۔

حضرت سیدنا فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) نے غور و فکر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ

"مَیں سمجھتا ہوں کہ انسان اور حیوان میں سب سے بڑا فرق یہی ہے کہ "انسان سوچتا ہے اور حیوان نہیں سوچتا۔"

اور حضور نے تلقین فرمائی کہ ہم سب کو غور و فکر کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اس طرح اپنی انسانیت کے دائرہ کو مکمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

کیا کیا مَیں نے اور کیا نہ کیا
دِل میں کِس کِس کا مَیں نے نام لیا
مجھ سے یہ پُوچھ تجھ کو کیا معلوم
بُجھ چکا ہے تری خِرد کا دِیا

ابوالاقبال

کشتی ہو مری آسودہ کہیں یہ خود مجھ کو منظور نہ تھا
ورنہ یہ ایک حقیقت ہے گرداب سے ساحل دُور نہ تھا

اس دَور میں ہم نے زندہ کیا پھر دار و رسن کا افسانہ
اسرارِ حقیقت سے واقف دنیا میں فقط منصور نہ تھا

یہ موسمِ گل یہ جوشِ جنوں، تو رُک گیا چاکِ داماں پر
اَے ہاتھ کچھ اور بڑھا ہوتا دامن سے گریباں دُور نہ تھا

اُس بزم کا نقشہ کھینچتے ہیں جو لوگ انہیں ہم کیا سمجھیں
لوٹ آئے وہاں سے جا کے کوئی اس بزم کا یہ دستور نہ تھا

جو رنگ و بُو کے متوالے تھے رنگ و بُو میں کھوئے رہے
گر ہوتا شوق اس جلوے کا وہ جلوہ کہیں مستور نہ تھا

یہ جبر و قدر کی سب بحثیں پردہ ہیں پستیٔ ہمّت کا
ورنہ سب جانتے ہیں انساں مجبور نہیں، مجبور نہ تھا

دل آج تمہارا پھر دیکھا حال اس کا تبسّم بے ڈھب ہے
کچھ زخم تو تھے پہلے بھی مگر یہ رِستا ہُوا ناسور نہ تھا

ڈاکٹر عبدالرشید تبسّم

یہ پانچ وقت خدا تعالیٰ نے بطور نمونہ کے مقرر فرمائے ہیں ورنہ خدا کی یاد میں تو ہر وقت دل کو لگا رہنا چاہیئے اور کبھی کسی وقت بھی غافل نہ ہونا چاہیئے۔ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے ہر وقت اسی کی یاد میں غرق ہونا بھی ایک ایسی صفت ہے کہ انسان اس سے انسان کہلانے کا مستحق ہو سکتا ہے اور خدا تعالیٰ پر کسی طرح کی امید اور بھروسہ کرنے کا حق رکھ سکتا ہے۔ اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہونچنا ہے اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہوگی اتنا ہی زیادہ تیزی۔ کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہوگا۔ اور خدا تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بُعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہونچ سکتا ہے۔ اور جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہونچے گا۔

(الحکم جلد ۷، ع ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

علمی مسائل

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو)

خدا کا سہارا لو

(ایمان لانے والوں) کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں اور جن کے بغیر غلبہ کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیوی جماعتوں کا طریق کار بالکل علیحدہ ہوتا ہے اور ان پر دینی جماعتوں کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ دنیوی جماعتوں کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سچ سے کام لیں۔ وہ جھوٹ فریب اور دغابازی سے کام لیتی ہیں اور اس طرح ہر ممکن ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر یہ ہتھیار جو عام طور پر دنیا میں کامیابی کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں۔ دین میں ان کو بالکل حرام قرار دیا گیا ہے۔ دنیوی امور میں لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں وہ فریب سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فریب کے بغیر گزارا نہیں وہ منافقت سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منافقت کے بغیر گذارہ نہیں جب ایک قوم دوسری قوم کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ جب اس کی ساری قوتیں دوسری قوم پر حملہ کرنے کے لئے مجتمع ہو رہی ہوتی ہیں جب اس کے سارے محکمے اپنے کیل کانٹے درست کر رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت دنیادار حکومتیں بڑے زور سے یہ اعلان کرتی سنائی دیتی ہیں۔ کہ ہمارے تعلقات اس حکومت سے بڑے اچھے ہیں اور جب وہ جنگ کا فیصلہ کر چکی ہوتی ہیں ان کے مدبر بڑے زور شور سے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم صلح کیلئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں گے مگر ان کی غرض ان اعلانات سے یہ ہوتی ہے کہ اگر ہمارا دشمن بے وقوف بنایا جاسکے تو اسے بیوقوف بنائیں۔ اس کے مقابلے میں ان کا دشمن بھی اسی طرح کر رہا ہوتا ہے جس طرح وہ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ بھی دھوکہ اور فریب اور جھوٹ استعمال کر رہا ہوتا ہے مگر دین کے ساتھ تعلق رکھنے والی جماعتوں کو اس قسم کا طریق اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ انھیں اگر کہا جاتا ہے تو یہ کہ تمہیں اچانک حملہ کرنے کی اجازت نہیں اور اگر تمہارا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہے اور تم دیکھتے ہو کہ دوسرا فریق اس معاہدے کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو ایک لمبا عرصہ قبل یہ اعلان کرو دو کہ ہمارا تمہارا معاہدہ ختم ہے۔ اس کے بعد اگر تم چاہو تو دوسری قوم سے لڑ سکتے ہو۔ پس دینی قوموں کے لئے مشکلات بہت زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ جن تدابیر کو دنیا اختیار کر سکتی ہے۔ ان کو وہ تدابیر اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اس لئے عقلی طور پر کوئی ایسا قائم مقام ہونا چاہیئے جو جھوٹ اور فریب اور دغا کے مقابلے میں نیکیوں کا سہارا ہو۔ اس سہارے کا اللہ تعالیٰ نے (   ) میں ذکر کیا ہے فرماتا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم رکوع کرو رکوع سے مراد اس جگہ نماز والا رکوع نہیں۔ بلکہ رکوع کے معنے نماز کے علاوہ بھی ہوتے ہیں اور وہ معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ کی توحید پر کامل ایمان رکھتے ہوئے اس کی طرف جھک جانا اور ماسوا اللہ کا خیال اپنے دل سے بکلی نکال دینا۔ گویا کامل توحید کے خیالات دل میں پیدا کر لینا اور ماسوا کی عبادت اس پر انحصار اور توکل اور امید کا دل سے خیال نکال دینا۔ اس کا نام عربی زبان میں رکوع ہے۔ چنانچہ عربی زبان کا محاورہ ہے فلانٌ رکع الی اللہ فلاں شخص ہر ایک دنیوی چیز کا خیال دل سے نکال کر خدا تعالیٰ کی طرف جھک گیا۔ پس اس جگہ رکوع سے مراد وہ رکوع نہیں۔ جو نماز میں کیا جاتا ہے کیونکہ وہ رکوع ہم علیحدہ نہیں کرتے بلکہ نماز کا حصہ ہوتا ہے۔ خالی رکوع دین حق میں کہیں ثابت نہیں۔ اور خالی سجدہ دین حق میں شکریہ یا تلاوت قرآن حکیم کے سوا عبادت کے طور پر ثابت نہیں بلکہ خالی سجدہ تو دعا کے موقع پر کبھی دیا جاتا ہے۔ خالی رکوع کا رستہ بھی دین حق میں ثبوت نہیں ملتا۔ پس رکوع سے مراد یہاں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ کر جھک جانا نہیں بلکہ ماسوی اللہ کا خیال اپنے دل سے نکال کر کامل توحید پر ایمان رکھتے ہوئے خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کرنے کا نام رکوع رکھا گیا تھا۔ یہ گویا (ایمان لانے والوں) کیلئے ان چیزوں کا قائم مقام ہو جاتا ہے۔ جن کو چھوڑنے کا اسے حکم ہے۔ رکوع کا لفظ اصل میں اسی لئے استعمال کیا گیا ہے کہ رکوع میں ایک چیز ٹیڑھی ہو جاتی ہے اور سہارا ہمیشہ ٹیڑھا ہو کر لیا جاتا ہے جو شخص سیدھا کھڑا ہو گا وہ سہارا نہیں لے سکتا اور اگر وہ سہارا لینا چاہے گا تو اسی وقت لے سکے گا جب وہ ٹیڑھا ہو گا تو (اور رکوع کرو) کے معنے دراصل خدا تعالیٰ پر سہارا لینا اور اس کے اوپر جھک جانا ہے۔ جھوٹ، فریب اور منافقت یہ دنیا کے سہارے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ ٹوٹے گندے سہارے ہیں۔ ان کو چھوڑ دو اور ان کے قریب بھی مت پھٹکو۔ جب دنیا کے سہارے ایک انسان سے لے لئے جائیں تو لازماً وہ کسی اور سہارے کا محتاج ہو گا کیونکہ انسان سخت کمزور اور بے بس ہے۔ ایک کمزور انسان جو بیمار بھی ہو کر چیز (بیساکھیوں) پر چلتا ہے۔ یا کھڑا ہوتا ہے تو دیوار کی ٹیک لگا لیتا ہے۔ یا دم لینے کے لئے کرسی پر جا بیٹھتا ہے یا اگر لیٹے لیٹے سر اٹھاتا ہے تو کہنی کا سہارا لے لیتا ہے یا گاؤ تکیہ اپنے پیچھے رکھ لیتا ہے تو کمزوری اور بیماری کے وقت انسان کو دوسری چیزوں کے سہارے کی ضرورت ہوتی ہے۔ چونکہ انسان عالم روحانی میں سخت کمزور ہے اور ہزاروں خفیہ باتیں ایسی پیدا ہو جاتی ہیں جو اس کی ترقی کی راہ میں روک بن کر حائل ہو جاتی ہیں۔ اس لئے اس عالم میں بھی وہ کسی نہ کسی سہارے کا محتاج ہوتا ہے۔ دنیادار شخص ایسے موقعے پر دغا، فریب، جھوٹ اور مکاری کا سہارا لیتا ہے۔ مگر (ایمان لانے والوں) کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان امور سے بچو۔ تم نہ فریب سے کام لو، نہ جھوٹ سے کام لو، نہ دھوکے سے کام لو اور نہ کسی ناجائز ہتھیار کو استعمال کرو۔ اب جبکہ ایک کمزور انسان کے تمام دنیوی سہارے مذہبی قانون نے لے لئے تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کیا کرے۔ سہارا تو ایک کمزور انسان کے لئے ضروری تھا اور اس سے سہارے کو لے لینا ایسا ہی ہے جیسے ایک لنجے کی سوٹیاں لے لی جائیں۔ یا بیمار کے نیچے سے گاؤ تکیہ نکال لیا جائے یا ایک کمزور انسان جب کرسی پر بیٹھنے لگے تو اس کے نیچے سے کرسی کھینچ لی جائے ایسی حالت میں اسے لازماً کسی اور سہارے کی ضرورت پیش آئے گی۔ اور وہ کہے گا میں کس پر سہارا لوں۔ میں تو گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں اس کا جواب دیا ہے۔ فرماتا ہے (اور جھک جاؤ) تم ہمارے اوپر سہارا لے لو۔ اور ہم پر جھک جاؤ۔ یہ ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی انسان دوسرے کمزور انسان کی سوٹی تو لے لے مگر اپنا کندھا اس کے سامنے پیش کر دے اور کہے کہ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ کر چلو۔ اسی طرح جب ناجائز ہتھیاروں اور ناجائز سہاروں سے اللہ تعالیٰ نے منع کر دیا تو فرمایا کہ چونکہ تمہیں کسی نہ کسی سہارے کی ضرورت ہے اس لئے ہم تمہیں کہتے ہیں تم ہم پر جھک جاؤ اور ہمارا سہارا لے لو تو (اور رکوع کرو) کا لفظ توکل علی اللہ پر دلالت کرتا ہے اور اس میں یہ سبق سکھایا گیا ہے کہ ایمان لانیوالے کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر توکل کرنا چاہیئے اور سمجھ لینا چاہیئے کہ میرے کاموں میں جو نقائص ہیں خدا تعالیٰ ان کا خود ذمہ دار ہے۔ کیونکہ جب کامیابی کے حصول کی ناجائز دنیوی تدبیروں سے اس نے منع کر دیا ہے تو اب وہ ہمارا خود ذمہ دار ہے اور وہ آپ ہمارے نقصوں اور ہماری خامیوں کو پورا کرے گا۔

شمع کی مانند یُوں چُپ چاپ جلتے جائیے
یا کسی پروانے کی طرح مچلتے جائیے

آگہی کی منزلوں سے جب بہت آگے کہیں
عشق بے پرواہ لے جائے تو بڑھتے جائیے

لَوٹ آئے شام کو صبح کا بھولا گھر اگر
اس کو نہ ٹھکرائیے چاہت سے ملتے جائیے

چند سِکّوں کے عوض بک جائے گی کیا دوستی
آج یُوں بازار میں سستے میں بکتے جائیے

ناخدا نے تو ڈبو ڈالا سرِ ساحل ہمیں
عبرتاً اے دوستو خود تو سنبھلتے جائیے

دل کی بیتابی کا عالم بھی بشارت ہے عجیب
وصل کی شب چودھویں کا چاند تکتے جائیے

عبدالحئی بشارت
کیلگری البرٹا۔ کینیڈا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات

نون سین

چیف جسٹس محمد حلیم صاحب کی ریٹائرمنٹ

پاکستان کے چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد حلیم ۳۱ دسمبر کو اپنے عہدے سے ریٹائر ہوگئے۔

ایک فل کورٹ ریفرنس جو گزشتہ دنوں ان کے لئے منعقد کیا گیا۔ اس میں ڈپٹی اٹارنی جنرل مسٹر عبدالودود ایڈووکیٹ جنرل سرحد مسٹر جے۔ ڈی۔ اکبرجی، ایڈووکیٹ جنرل پنجاب مقبول الٰہی۔ ایڈووکیٹ جنرل سندھ عبدالحفیظ لاکھو ایڈووکیٹ جنرل بلوچستان افتخار محمد چوہدری۔ لاہور ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن کے صدر قاضی محمد انور۔ بلوچستان ہائی کورٹ بار کے صدر امیر محمد نواز مری۔ ہائی کورٹ بار ایسوسی ایشن راولپنڈی بینچ کے صدر راجہ عزیز الدین۔ ایڈووکیٹس آن ریکارڈ بار ایسوسی ایشن کے صدر امتیاز محمد خان اور مسٹر جسٹس عبدالقادر شیخ۔ اور مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے انہیں شاندار الفاظ میں خراج تحسین پیش کرتے ہوئے ان کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

چیف جسٹس مسٹر جسٹس محمد حلیم نے ان سب کے جواب میں کہا کہ چیف جسٹس کا عہدہ کوئی پھولوں کی سیج نہیں ہوتا۔ مارشل لاء سے لے کر صدر کی طرف سے اخراجات کے بارے میں پیش کئے گئے ریفرنس تک کے حالات کا انہوں نے کہیں اجمال اور کہیں تفصیل سے ذکر کیا اور حاضرین کو بتایا کہ بیگم نصرت بھٹو کیس کے فیصلے سے اعلیٰ عدالتوں کے اختیارات بحال ہوئے اگرچہ اس کے بعد یہ اختیارات نہایت سخت ریگولیشن کے ذریعے واپس لے لئے گئے۔ اور اس طرح عدالت کے لئے ممکن نہ رہا کہ شہری آزادیوں کا تحفظ کر کے اپنی آئینی ذمہ واری پوری کرتے۔ تاہم مارشل لاء کے ان سیاہ دنوں میں بھی عدالت نے سابق وزیر اعظم ذوالفقار علی بھٹو کے مقدمہ میں اختلافی رائے دے کر اپنی آزادی کا یقین دلایا انہوں نے کہا کہ دنیا بھر میں جہاں جہاں بھی آمریت ہے۔ اس طرح کے فیصلے کی مثال نہیں ملتی اور انہیں اپنے اس بے مثال فیصلے پر بجا طور پر فخر ہے۔ مارشل لاء اٹھائے جانے کے بعد آئین کی بحالی سے عدلیہ کے اختیارات بحال ہوئے۔

غیر جماعتی بنیادوں پر قائم ہونیوالی محمد خان جونیجو کی حکومت کو صدر جنرل محمد ضیاء الحق نے ۲۹ مئی کو ختم کر دیا۔ اس وقت بے نظیر بھٹو کی آئینی پٹیشن کی سماعت ہوئی ۲۰ جون ۱۹۸۸ء کو عدالت عظمیٰ نے پولیٹیکل پارٹیز ایکٹ کی شقوں کو ختم کر کے آئین کی بالادستی قائم کی جس سے پارلیمانی جمہوریت کا دروازہ کھلا۔ جب اسمبلیاں ٹوٹنے کے بعد ۹۰ دن کے اندر انتخابات کرانے کی آئینی پابندی متنازعہ بنا دی گئی اور اگست ۱۹۸۸ء میں ۱۶ اور ۱۹ نومبر کے انتخابات کا اعلان کیا گیا لیکن یہ بات اس وقت واضح نہیں کی گئی تھی کہ انتخابات جماعتی بنیادوں پر ہوں گے یا نہیں۔ بے نظیر بھٹو کی آئینی پٹیشن سماعت کے لئے آئی تو عدالت نے متفقہ فیصلہ دیا کہ انتخابات سیاسی جماعتوں کی بنیاد پر ہوں گے۔ اس دوران حاجی سیف اللہ نے اسمبلیاں توڑنے کے اقدام کو چیلنج کر دیا۔ ایک مرتبہ پھر عدالت نے اتفاق رائے سے اسمبلیاں توڑنے کے اقدام کو غیر قانونی قرار دیا لیکن انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنانے کا حکم سنایا صدر کے ایک ریفرنس پر عدالت نے (CONSOLIDATED) کنسالیڈیٹڈ فنڈ سے اخراجات کرنے کی رائے دی یہ تمام فیصلے عدالت اور قوم کی تاریخ میں انتہائی اہم تھے۔ ان فیصلوں سے آئین کے مطابق ملک میں پارلیمانی جمہوریت بحال ہوئی۔

انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ انصاف قائم کرنے کے لئے قانون اور قانون سے متعلق ادارے جو آزادی کے ضامن ہوتے ہیں کی توقیر میں اضافہ کیا جائے۔ آزاد عدلیہ کے ثمرات سے اسی وقت فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے جب قانون پر عملدرآمد یقینی بنایا جائے۔ ججوں کے فیصلوں کو تسلیم کرنے سے ہی عدلیہ کی آزادی اور خود مختار حیثیت برقرار رہ سکتی ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ ایک قابل، نڈر اور غیر جانبدار جج ہی شہریوں کی آزادی کی ضمانت بن سکتا ہے۔ چیف جسٹس محمد حلیم نے مزید کہا کہ معاشرے کو بلا تاخیر انصاف فراہم کرنا وقت کا اہم ترین تقاضا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ جج اور وکلاء بلا تاخیر انصاف فراہم کرنے کے ضمن میں بھرپور کردار ادا کریں۔

انہوں نے کہا کہ وہ ریٹائرمنٹ کے بعد عوام میں اب آئین کے وقار میں اضافہ کیلئے کوششیں جاری رکھیں گے کیونکہ وہ سمجھتے ہیں کہ جمہوریت کا تسلسل آئین کی بالادستی کو تسلیم کرنے سے ہی قائم رہ سکتا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے سپریم کورٹ کے سٹاف بالخصوص رجسٹرار سپریم کورٹ اور اپنے سیکرٹری کے تعاون کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی کارکردگی کی تعریف کی۔

مسٹر جسٹس محمد حلیم ۹ سال تک پاکستان کی عدلیہ کے سربراہ کی حیثیت سے اپنے فرائض انجام دیتے رہے وہ ۱۹۷۷ء کے آغاز میں عدالت عظمیٰ کے جج مقرر ہوئے۔ اس طرح ۱۳ سال تک عدالت عظمیٰ سے منسلک رہے۔ پاکستان میں وہ پہلے چیف جسٹس ہیں جو ۹ سال تک چیف جسٹس کے عہدے پر فائز رہے۔

آپ یکم جنوری ۱۹۲۵ء کو پیدا ہوئے آپ کے دادا نے ۱۸۹۰ء میں وکالت کا پیشہ اختیار کیا تھا۔ اور اسی طرح آپ کے والد بھی وکالت کے پیشے سے منسلک رہے پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے بعد قائداعظم نے آپ کے والد ماجد کو پاکستان کا پہلا ایڈووکیٹ جنرل مقرر کیا جو اپنی وفات تک اس عہدے پر فائز رہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ جسٹس محمد حلیم کا خاندان ایک صدی میں تین پشتوں تک پیشہ قانون سے منسلک رہا ہے۔ آپ نے ۱۹۴۴ء میں بی ایس سی کا امتحان لکھنؤ یونیورسٹی سے پاس کیا۔ اور ۱۹۴۶ء میں قانون کی ڈگری حاصل کی۔ اسی سال دسمبر میں پلیڈر نامزد ہوئے۔ تقسیم ہند کے بعد دسمبر ۱۹۵۲ء میں پاکستان نیوی میں کمیشن حاصل کیا اور ۱۹۵۳ء میں کراچی میں وکالت کے پیشے کا آغاز کیا۔ اگست ۱۹۶۳ء میں اسسٹنٹ ایڈووکیٹ جنرل مقرر ہوئے۔ مارچ ۱۹۶۹ء میں ہائی کورٹ کے جج اور ۱۹۷۶ء میں ایڈہاک جج سپریم کورٹ بنے۔ جنوری ۱۹۷۷ء میں سپریم کورٹ کے جج کی حیثیت سے حلف اٹھایا اور ۲۵ مارچ ۱۹۸۱ء کو چیف جسٹس مقرر ہوئے۔ ۱۹۸۱ء سے ۱۹۸۵ء تک مختلف اوقات میں بحیثیت قائم مقام صدر پاکستان فرائض انجام دیتے رہے۔ علاوہ ازیں چیئرمین سپریم جوڈیشل کونسل، چیئرمین پاکستان لاء کمیشن، چیئرمین انڈس کمیشن اور چیئرمین پاکستان جوڈیشل اکیڈمی کے فرائض ادا کئے۔ آپ نے متعدد بین الاقوامی کانفرنسوں میں پاکستان کی عدلیہ کی نمائندگی کی۔

> حاجتیں پوری کریں گے کیا تیری عاجز بشر
> کر بیاں سب حاجتیں حاجت روا کے سامنے

خشوگی

کئی سالوں سے سعودی عرب کے خشوگی ناقابل یقین طور پر دنیا کے امیر ترین انسان مانے جاتے ہیں۔ کچھ عرصے تک ان کی دولت اور دولت سے تعیش کے مختلف طریقوں کی کہانیاں زیب داستان رہیں اور اس کے بعد جب یہ محسوس کیا گیا کہ دولت کمانے کے جو طریق وہ استعمال کرتے ہیں وہ ناجائز کی حدود میں داخل ہوتے ہیں تو انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور ان پر مقدمہ شروع کر دیا گیا۔ وہ سوئٹزرلینڈ کی ایک جیل میں رہے اور وہاں ان کا وزن ۳۰ پونڈ کم ہو گیا۔ انہیں نیویارک کے بیگلز (مٹھائی کا نام) جسے کریم پنیر کے ساتھ کھایا جاتا ہے۔ نہایت پسند ہیں اب وہ ساٹھ لاکھ پونڈ کی ضمانت پر رہا ہیں اور بیگلز کھاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ مجھے یہ اچھے بھی لگتے ہیں اور میرا وزن بھی بڑھ رہا ہے خاص طور پر جو وزن کم ہو گیا تھا وہ اب پورا ہو رہا ہے ان کا خیال ہے کہ زندگی ایک کھیل کا نام ہے اور اس میں اتار چڑھاؤ کا آنا ناگزیر ہے۔ کوئی کیفیت بھی ایسی نہیں جسے مستقل کہا جا سکے اور جو مسلسل ویسی کی ویسی ہی رہے غالباً یہ بات وہ اسلئے کہتے ہیں کہ انہیں یقین ہے کہ فیصلہ ان کے حق میں ہو گا اور وہ ایک دفعہ پھر آزاد دنیا میں اسی طرح امیر ترین آدمی مانے جائیں گے۔ جس طرح پہلے۔ زندگی کے متعلق اور خاص طور پر ان کی زندگی کے موجودہ حالات کے متعلق ان کا خیال ہے کہ ان کا رویہ مثبت ہے۔ جو کچھ ان کے ساتھ ہو رہا ہے اُسے سزا کا نام دینے کی بجائے کہتے ہیں کہ یہ ایک وقفہ ہے اور یہ وقفہ اس لئے ملا ہے کہ میں زیادہ طاقتور زیادہ بڑا اور بہتر ہو جاؤں وہ بڑے وثوق کے ساتھ کہتے ہیں کہ انسان کا فرض ہے کہ جن حالات سے بھی گذر رہا ہو ان کے ساتھ موافقت پیدا کرے۔ کیونکہ جو کچھ ہوتا ہے وہ خدا کی رضا کے مطابق ہوتا ہے، یہ تو ٹھیک ہے کہ خدا کی رضا کے مطابق ہوتا ہے لیکن اب ان کے لئے امکان یہ ہے کہ اگر انہیں سزا ہوئی تو وہ دس سال کے لئے جیل بھیج دیئے جائیں گے۔ اپنے مقدمے کی پیروی کے لئے انہوں نے ڈونلڈ ٹرامپس جو مشورہ دینے والی فرم ہے ان کے ایک فرد ہاورڈ روبنسٹین (RUBENSTEIN) کی خدمات حاصل کی ہیں، اور کہتے ہیں کہ اسوقت حالات نازک ہیں اس لئے اس کام کو سرانجام دینے کیلئے بھی نازک ہاتھوں کی ضرورت ہے۔ مقدمہ کتنی دیر چلے گا۔ کوئی نہیں کہہ سکتا مقدمے کا انجام کیا ہو گا

باقی صٰ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حفظان صحت

حضرت سید محمد اسحاق صاحب

بعض بیماریوں کے مجرب نسخے

ایک مشہور مقولہ ہے علم تو دو ہی علم ہیں۔ یا دین کا یا پھر بدن کا یعنی علم طب۔ اس لئے میرا ارادہ ہے۔ کہ مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت وقتاً فوقتاً مفید نسخے لکھتا رہوں۔ گو میں طبیب نہیں لیکن علم طب پڑھا ہوا ہوں۔ جو نسخے اس عنوان کے ماتحت درج ہوں گے۔ احباب کو چاہیئے کہ ان کا استعمال کسی طبیب یا ڈاکٹر سے پوچھ کر کیا کریں اور اہل فن دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ بھی اپنے مفید تجارب سے اس عنوان کے ماتحت دوستوں کو مستفید فرماتے رہا کریں۔ ذیل میں چند طبی امور درج کرتا ہوں۔ جو اللہ نے چاہا تو نمبروار درج ہوا کریں گے۔

(۱) دمہ کا علاج

مجھے دمہ کی شکایت ۱۹۱۶ء سے ہے جبکہ میں قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر کے حکم سے موسم گرما کی تعطیلات میں صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی اور مولوی محمد اسمٰعیل صاحب فاضل کے ہمراہ دو ماہ کے لئے بمبئی دعوت الی اللہ کے لئے گیا تھا۔ یہ تکلیف مجھے بمبئی کی آب و ہوا سے ہوئی۔ ابتداء میں یہ تکلیف اسطرح شروع ہوئی کہ رات کے پچھلے حصہ میں کھانسی اٹھا کرتی۔ پھر دم کشی شروع ہوئی۔ یعنی پیٹ اور سینہ میں سانس سماتا نہ تھا۔ مجھے اس بیماری میں یہ تجربہ ہوا ہے۔ کہ اگر مندرجہ ذیل باتوں سے بچا جائے تو دورہ نہیں ہوتا۔

۱۔ ترش اشیاء سے ۲۔ برف یا زیادہ ٹھنڈا پانی استعمال کرنے سے ۳۔ تیل کی پکی ہوئی اشیاء سے ۴۔ زیادہ ہنسنے یا بولنے سے ۵۔ بہت پیٹ بھر کر کھانا کھانے سے ۶۔ برسات میں شبنم سے بھیگنے سے ۷۔ گرمیوں میں شام کے کھانے کے ساتھ زیادہ پانی پینے سے ۸۔ قبض سے وغیرہ وغیرہ۔

مجھے جناب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب نے مندرجہ ذیل نسخہ عنایت فرمایا تھا۔ جب مجھے دورہ ہوتا ہے میں استعمال کرتا ہوں ایک خوراک کے پینے سے ہی مجھے بیحد تخفیف ہو جاتی ہے اور تین خوراک پی کر تو ہمیشہ اللہ کے فضل سے دورہ دور ہو گیا ہے میں نے یہ بھی تجربہ کیا ہے۔ کہ دمہ کے دورہ میں حلق کی خراش کا بھی بہت دخل ہے۔ اس لئے حلق میں ٹنکچر آیوڈین گلسرین ضرور لگائی جائے اور اگر بنفشہ ابال کر پیا جائے تو بہت مفید ہے۔ مجھے ٹھنڈے پانی سے نہانا ہمیشہ بہت مضر پڑا ہے۔ شائد اس لئے کہ بچپن سے کبھی ٹھنڈے پانی سے نہانے کی عادت نہیں۔ ذیل میں نسخہ درج کیا جاتا ہے۔

۱۔ ایمونیم کلورائڈ	دس گرین
۲۔ پوٹاشیم آیوڈائڈ	" "
۳۔ ٹنکچر سینیگا	دس منم (بوند)
۴۔ ٹنکچر ٹمیکسوامیکا	پانچ منم
۵۔ ڈیکچی فورٹس	سات منم
۶۔ ایکوا سنمن (آب دار چینی)	ایک اونس (۲½ تولہ)

یہ ایک خوراک ہے ایسی تین خوراکیں دن میں تین مرتبہ ایک ایک کر کے پینی چاہئیں۔

(۲) درد شقیقہ کا علاج

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے زمانہ میں یعنی ۱۹۰۷ء میں مَیں نے حضرت امام جماعت احمدیہ (اوّل) سے سبقاً سبقاً باقاعدہ طب کی بعض کتب پڑھیں ان میں سے بعض میں حضرت فضل عمر بھی ہم سبق رہے ہیں۔ مثلاً شرح رباعیات یوسفی میں حضور باقاعدہ میرے ہم سبق تھے مجھے سب سے اوّل طب احسانی نام کتاب حضرت مولانا نورالدین صاحب نے پڑھائی۔ پھر میزان الطب۔ تکشیف الحکمۃ شرح رباعیات یوسفی موجز اور شرح اسباب تک تمام کتب نہایت توجہ اور محنت سے پڑھا کر ختم کرائی تھیں انہی دنوں میں اکبر خان صاحب سنوری جو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے خادم اور ایک طرح دربان تھے ان کی اہلیہ کو جو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا کھانا پکایا کرتی تھیں۔ درد شقیقہ ہوا اور کئی دن تک باوجود مختلف علاجوں کے انہیں آرام نہ آیا۔ میں نے ان کی تکلیف دیکھ کر طب احسانی کا ایک نسخہ انہیں استعمال کے لئے کہا۔ انہوں نے استعمال کیا تو ایک دن ہی میں نصف بیماری جاتی رہی۔ اور دو یا تین روز کے استعمال سے بیماری بالکل دور ہو گئی وہ نسخہ یہ ہے گائے کا گھی اور گائے کا دودھ ملا کر سحری کے وقت ناک کے نتھنے کے ذریعہ بطور نسوار کے ان دونوں چیزوں کو اندر پہونچایا جائے۔ پانچ چھ مرتبہ سحری کے وقت ایسا کیا جائے مثلاً ایک تولہ گائے کا گھی اور ایک دو تولہ گائے کا دودھ ملا کر ہتھیلی میں ڈال کر ناک کے نتھنے سے اوپر کھینچا جائے۔ اس طرح درد شقیقہ کو آرام آجائے گا۔ اس کے بعد بھی بہت سی جگہ یہ نسخہ میں نے استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے سو فی صدی اسے مفید پایا۔ امید ہے کہ احباب اُسے استعمال کر کے فائدہ اٹھائیں گے۔

(۳) آنکھ کا علاج

ہمارے بچوں میں جب کسی کی آنکھیں دکھنے آتی ہیں تو ہمیں سخت فکر ہوتا ہے کہ اب باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دکھنے لگیں گی۔ کیونکہ بچے آپس میں ہر وقت کھیلتے رہتے ہیں۔ ایک دوسرے کے بستروں میں لیٹتے اور ایک دوسرے کے تولئے استعمال کرتے ہیں۔ اس لئے ہم مریض بچے کو الگ کمرہ میں رکھتے ہیں۔ مگر پوری نگرانی مشکل ہے۔ آخر جب ایسا ہوا تو ہمیشہ یہی دیکھا کہ باقی سب بچوں کی آنکھیں بھی دکھنے آگئیں اور پھر ہفتوں تکلیف رہی۔ ہندوستانی بچے اور پھر ہمارا تمدن اللہ کی پناہ۔ دوپہر کو بچے گلیوں میں پھر رہے ہیں۔ نہ پرہیز کرتے ہیں۔ اور نہ ایک جگہ ٹک کر بیٹھتے ہیں۔ غرض آنکھیں دکھنے کا سلسلہ جو شروع ہوتا ہے تو خدا خدا کر کے بڑی مشکل سے ختم ہوتا ہے۔ اس مرض میں ایک بات ہمارے تجربہ میں یہ آتی ہے کہ شروع میں تو زنک لوشن ڈلوانا چاہیئے۔ قبض نہ ہونے دی جائے۔ مرچ ترش اور ثقیل غذاؤں سے پرہیز رکھا جائے بچے اندھیرے کمرے میں رہیں۔ دن میں چار یا پانچ مرتبہ پوست کے پانی سے آنکھیں دھوئی جائیں۔ ہلدی پھٹکڑی اور افیون کا لیپ دن میں چار مرتبہ آنکھ کے ارد گرد اور پپوٹوں پر کیا جائے۔ اس کے علاوہ جب آنکھیں دکھنے پر پانچ چھ روز گزر جائیں۔ تو رات کو سوتے وقت چاکسو ڈلوایا جائے۔ اس نسخہ کو میں نے اپنے بچوں پر بیسیوں مرتبہ تیر بہدف پایا۔ چاکسو اس طرح ڈالنا چاہیئے۔ کہ آنکھ کا پپوٹا الٹا کر چاکسو کو دودھ میں ملا کر لگا دیا جائے۔ اور پھر آنکھ بند کر کے اوپر دودھ میں بھگو کر روئی کا پھایہ رکھ کر آنکھ پر پٹی نرمی سے باندھ دی جائے۔

کانٹوں کے درمیاں ہی تو کھلتے ہیں سب گلاب
اور تیرگی سے شب کی نکلتا ہے آفتاب

اب ہوش میں نہ آئیں گے ایسے ہیں بادہ مست
صدیوں پرانی اس نے پلادی ہمیں شراب

کب تک منائیں خیر کہاں تک ہو اعتبار
انساں کی زندگی ہے مچلتا ہوا حباب

اُسکا کوئی حساب نہ اِس کا کوئی شمار
رحمت بھی بے کراں ہے۔ معاصی بھی بےحساب

ہر رات ان سے کرتے ہیں راز و نیاز ہم
بجھتی نہیں ہے آگ نہ جاتا ہے اضطراب

اب ہم ہیں اور خیالِ دل افروزِ حُسنِ یار
جب سے ہوئے ہیں حُسن کی درگہ میں باریاب

سادہ بہت ہی شرحِ ثواب و عذاب ہے
انکی خوشی ثواب ہے۔ ناراضگی عذاب

آئی اُمڈ اُمڈ کے جو بوئے گلِ حجاز
محسوس یوں ہوا کہ ہیں چاروں طرف گلاب

رُکنا نہ راستے میں کہ منزل بہت ہے دُور
خالدؔ ہیں دشتِ عشق میں آتے بہت سراب

خالد ہدایت بھٹی ایم۔اے

رحم کے لائق بنو تا تم پر رحم کیا جائے۔ — کشتی نوح

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادِ رفتگاں

محترمہ بیگم جی صاحبہ!

منصور احمد ناصر ربوہ

محترمہ استانی بیگم جی صاحبہ اہلیہ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری رفیق بانیٔ سلسلہ عالیہ (اللہ تعالےٰ آپ سے راضی ہو) ہمشیرہ صاحبہ مولانا احمد خاں صاحب نسیم (ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی) پیدائشی احمدی تھیں۔ آپ کے والد حضرت بانیٔ سلسلہ کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ موضع چنگا بنگیال جو کہ گوجر خاں ضلع راولپنڈی کے قریب ہے وہاں کی رہنے والی تھیں۔

بچپن میں دینی تعلیم اپنے والد بزرگوار سے حاصل کی تھی۔ چھوٹی عمر میں ہی آپ کی شادی حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے قادیان میں کر دی گئی۔ پھر قرآن مجید ترجمہ پڑھا اور اتنا شوق پیدا ہوا کہ باوجود دنیاوی تعلیم نہ ہونے کے قرآن مجید کا علم حاصل کیا۔ بلکہ اسکے ساتھ کافی تعداد میں لوگوں نے ان سے ناظرہ قرآن مجید کے علاوہ ترجمہ کے ساتھ قرآن مجید سیکھا۔ پڑھانے کا طریقہ اتنا پیارا تھا کہ پڑھنے والا خواہ کسی عمر سے ہی تعلق کیوں نہ رکھتا ہو وہ بہت تھوڑے عرصہ میں قرآن مجید پڑھ جاتا تھا پڑھاتے وقت صبح کے وقت اگلا سبق پڑھاتے اور پچھلے وقت پچھلا سبق پڑھاتے تھے۔ غرض قرآن مجید ختم کرنے والا ایک ہی وقت میں دو دفعہ ختم کر لیتا تھا۔ پڑھاتے وقت اتنا خیال ہوتا کہ کبھی زیر و زبر کی غلطی تک نہ ہونے دیتے۔ اور اسی وجہ سے آپ استانی جی کے نام سے مشہور ہوئیں۔

حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری کے ساتھ شادی کے بعد قادیان دارالامان میں قیام پذیر ہوئیں۔ خاندان بانی سلسلہ اور خاندان حضرت مولانا نورالدین صاحب کے ساتھ ذاتی تعلق تھا۔ آخر دم تک قائم رہا۔ حضرت اماں جان (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ کے درجات بلند فرمائے) سے بہت عقیدت تھی۔

سلسلہ سے وابستگی اور امامت سے تعلق اتنا مضبوط تھا کہ دونوں مرکزوں میں ساری زندگی بسر کی۔ باوجود اس کے کہ آپ دوسری بیوی تھیں۔ لیکن ان کی زندگی سے ایسا سبق سیکھا کہ ایک مثالی بیوی بن کر ساری زندگی ان کی خدمت کرتی رہیں۔

استانی بیگم جی صاحبہ (اللہ تعالےٰ آپ کے درجات بلند کرے) جن کو ہم سب اماں جان کے نام سے پکارتے تھے۔ قرآن مجید کے پڑھانے کا عشق تھا جس کا یہ عالم تھا کہ باوجود نظر کی کمزوری کے اپنے پڑپوتے کو بھی قرآن مجید پڑھایا۔ دین کو ہمیشہ ساری دنیا پر مقدم رکھنے والی وہ ہستی جنکی اپنی اولاد نہ ہونے کے باوجود اپنے روحانی بیٹے بیٹیاں جو کہ ان کے شاگرد تھے۔ ان کو اپنے ماضی کا وہ پیار اور سہانی نہ بھولنے والی یادیں چھوڑ کر آپ آخر ۱۹۷۸ء کو اس جہان فانی سے اپنے مولا کے حضور اس ازلی قانون کے تابع حاضر ہو گئے۔ (اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔

ہمارے والد صاحب مکرم و محترم مولوی محمد احمد صاحب نعیم مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ عالمگیر آپ کے حقیقی بھانجے تھے۔ آپ کے ددھیال چونکہ آج تک غیر از جماعت ہیں اس وجہ سے آپ کی والدہ جو کہ ایک مخلص گھرانے سے تعلق رکھتی تھیں۔ ان کی خواہش تھی کہ میں اپنے بیٹے کو قادیان پڑھنے کے لئے بھیجوں اور یہ احمدی ہو۔ ادھر استانی بیگم جی صاحبہ کی اپنی اولاد نہ تھی۔ اس لئے ان کی خواہش تھی کہ ان کے خاندان میں والد صاحب پہلے بیٹے تھے۔ میں اس کو اپنا بیٹا بنا لوں۔ تو انہوں نے اس بات کی پہلے اجازت اپنے خاوند حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری سے حاصل کی اور پھر اپنے بہنوئی اور بہن سے بات کی (والد ماجد اور والدہ صاحبہ والد محترم مولوی محمد احمد صاحب نعیم) انہوں نے بخوشی اس بات کو قبول کیا اور ہمیشہ کے لئے رضامندی دے دی۔ اور اس طرح دونوں بہنوں کے اس نیک خیال کو اللہ تعالےٰ نے قبولیت بخشی اور دونوں کی خواہش پوری ہو گئی اور والد صاحب محترمہ اماں جان کے بیٹے ہونے کے ناطے آپ کے ساتھ قادیان آ گئے۔ اور قادیان میں تعلیم حاصل کر کے مولوی فاضل پاس کیا اور زندگی وقف کر دی۔ اور پھر آخرت کے سفر تک سلسلہ کے مربی رہے۔

آپ کی ساری زندگی ہر لحاظ سے ایک مثالی زندگی تھی۔ ہماری والدہ صاحبہ کے ساتھ انہوں نے تقریباً تیس ۳۰ بتیس ۳۲ سال ساس بہو کے رشتہ میں گذارے غرض یہ دور ابتداء میں قادیان سے لے کر ربوہ مرکز تک قائم رہا۔ لیکن ہم نے اپنی ساری ہوش میں کبھی ان کو کسی رنگ میں بھی تکرار یا گلہ کرتے یا خفا ہوتے نہ دیکھا۔ اور پھر والد صاحب بھی سلسلہ کے مربی تھے انہوں نے ساری زندگی ان کی خدمت کی خاطر کبھی بیوی بچوں کو اپنے ساتھ نہ رکھا۔ ہر طرح سے ان کا خیال رکھتے تھے اور یہی وجہ تھی کہ ہماری والدہ صاحبہ نے کبھی ان کے متعلق غفلت نہیں برتی تھی۔ حضرت مولوی غلام نبی صاحب مصری مدرسہ احمدیہ میں پروفیسر تھے اور والد صاحب مربی تھے۔ گذر اوقات اللہ تعالےٰ کے فضل سے کارکنان ہونے کے ناطے برکتوں سے بھرپور تھا۔ لیکن صبر و شکر سے اتنا لبریز تھا کہ اگر کبھی گھر میں کسی مجبوری کی وجہ سے کچھ نہ پکتا تو باوجود عمر کی زیادتی کے کبھی زبان پر شکوہ نہ لاتے اور پانی میں نمک حل کر کے اس سے روٹی صد شکر کے ساتھ کھا لیتے تھے۔

سادہ زندگی بسر کی اور سلسلہ کے ساتھ ساتھ منصب امامت سے اتنا لگاؤ تھا کہ ہر حکم پر لبیک کہتے۔ شادی کے بعد قادیان میں آئے اور ۱۹۱۷ء میں ۱/۸ حصہ جائیداد کی وصیت کی۔ ہجرت کے بعد قادیان سے ربوہ مرکز میں آئے اور پھر آخر دم تک مرکز میں ہی رہے۔ ہجرت کے وقت ساری جائیداد قادیان میں چھوڑ کر ہجرت کی۔ لیکن اپنی وصیت کا ریکارڈ اتنا منظم کہ وصیت کرنے سے فوت ہونے تک سب ادائیگیوں کی رسیدیں موجود تھیں۔ اس سے میری یہ بات مراد ہے کہ دین اور نظام کی ہر رسید کو اپنی زندگی کا سرمایہ سمجھتے تھے اور ان کو پھاڑنا یا ضائع کرنا کبھی گوارا نہ کرتے تھے۔

بچوں سے شفقت اور پیار کا یہ عالم کہ ناراضگی میں بھی بڑا لطف ہوتا تھا اگر ہم کبھی دیر سے گھر آتے تو پوچھتے کہ کہاں تھے۔ تو ہم کہتے اماں جان ہم میاں ہی تھے۔ تو جواب دیتے کہ پہلے ساری زندگی تمہارے باپ کو یہاں ڈھونڈتی رہی اب تم لوگوں کو ڈھونڈ رہی ہوں۔ غرض اگر ناراضگی کا اظہار کرتے تو اتنی سی حد تک۔

جب ہم بچپن میں آپ کے پاس لیٹتے تو ہمیں پہلا سبق جو وہ دیتے وہ یہی ہوتا کہ پڑھو "اللہ ایک ہے وہ بڑا پاک ہے" اور اس کے بعد نماز ناظرہ پھر ترجمہ سکھاتے۔ ساڑھے تین چار سال کی عمر میں قاعدہ یسرنا القرآن شروع کرواتے اور پانچ سال کی عمر میں ہم سب بہن بھائی قرآن مجید ناظرہ مکمل ختم کرنے کے بعد سکول پڑھنے کے لئے داخل ہوتے تھے۔ پھر موسم گرما میں جب صحن میں سوتے تھے تو ہم سب کو تاریخی مذہبی واقعات قرآن مجید کی سورتوں کے واقعات سنایا کرتے تھے۔

آخر میں عمر کے تقاضے کے باعث جب نظر کافی کمزور ہو گئی تو قرآن مجید کی تمام زبانی سورتوں کی تلاوت کرتے تھے۔ اگر بچے گھر ہوتے یا کوئی پرانے شاگردوں میں سے کوئی ملنے اور دعا کی غرض سے آتا تو اکثر قرآن مجید سنانے کو کہتے۔ اپنے محلہ میں بہت دیر تک لجنہ اماء اللہ کا اجلاس اپنے گھر کرواتے رہے۔

پردہ، صوم و صلوٰۃ کے ساتھ ساتھ ہر آدمی کے حقوق کو ادا کرنے کی کوشش کرتے تھے نئی ایجادات میں ٹی وی کے بہت مخالف تھے اور گانے بجانے سے اتنی نفرت کرتے تھے کہ کبھی کبھی اگر بچوں میں سے کوئی ریڈیو لگاتا تو کہتے دل چاہتا ہے کہ اس گھر کو چھوڑ کر کہیں اور چلی جاؤں۔

غرض آپ نے اپنی ساری زندگی تربیت کرتے کرتے گذاری۔ اللہ تعالےٰ کے فضل سے آپ کے شاگردوں نے دینی اور جماعتی لحاظ سے بہت قربانیاں دی ہیں۔ ہمارے خاندان کے علاوہ آپ کے شاگردوں میں بہت ایسے ہیں۔ جن کا اپنا ایک مقام ہے اور وہ سرفہرست ہیں۔

ہم جب ان کی زندگی کو ہر پہلو سے دیکھتے ہیں تو ان ہستیوں کے لئے خدا تعالےٰ کے حضور ان کے درجات کی بلندی کے لئے دعائیں کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ ہمیں ان بزرگوں کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

انسان کا نفس خدا کی اونٹنی ہے جس پر وہ سوار ہوتا ہے۔ یعنی انسان کا دل الٰہی تجلیات کی جگہ ہے اور اس اونٹنی کا پانی خدا کی محبت اور معرفت ہے جس سے وہ جیتی ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

★ ۲۲ ویں قومی کھیلیں امسال پشاور میں ۱۶ تا ۲۱ مارچ منعقد ہونگی۔ اس کا فیصلہ پاکستان اولمپکس ایسوسی ایشن کے اجلاس میں حال ہی میں کیا گیا ہے۔

کھیلوں میں مندرجہ ذیل آئٹم شامل ہیں، اتھلیٹکس، باڈی بلڈنگ، فٹبال، ہینڈ بال، جوڈو، کبڈی، بیڈمنٹن، کراٹے، تیراکی، ٹگ آف وار، والی بال، ویٹ لفٹنگ، شوٹنگ، سائیکلنگ اور جمناسٹک۔

پاکستان میں ہینڈ بال کو پہلی دفعہ کھیلوں میں شامل کیا جارہا ہے۔

پاکستان اولمپکس ایسوسی ایشن کے سیکرٹری نے بتایا کہ پاکستان دولت مشترکہ کے ممالک کی ۱۴ ویں سالانہ کھیلوں میں بھی شرکت کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ جو آک لینڈ، نیوزی لینڈ میں منعقد ہونگے۔ جہاں نو مختلف کھیلوں کیلئے ۳۷ کھلاڑیوں کو بطور نمائندہ بھیجا جائے گا۔ تاہم انہوں نے بتایا کہ وزارت کھیل کی طرف سے تعاون حوصلہ شکن ہے۔ صرف ۱۰ نمائندے بھیج کر محض علامتی نمائندگی کرنا چاہتے ہیں۔

مزید برآں وزارت کھیل نے پی او اے کو قومی کھیلوں کے موقعہ پر دس ممالک کی شمولیت کی منظوری بھی نہیں دی حالانکہ انہیں پانچ ماہ قبل دعوت نامے بھجوائے جا چکے ہیں۔

اسی طرح پاکستان سپورٹس بورڈ نے ۱۹۹۰ء میں بیجنگ میں منعقد ہونے والی ایشین گیمز کیلئے پاکستان کی ۱۵ کھیلوں میں نمائندگی کو کم کرکے ۱۱ پر موقوف کر دیا ہے۔ جو خوش آئیند بات نہیں ہے۔ قبل ازیں پاکستان ۱۹۸۶ء میں سیئول، کوریا میں ۱۵ کھیلوں میں نمائندگی کر چکا ہے۔ جہاں اسے ۹ تمغے حاصل کرنے کا موقعہ ملا تھا۔

کونسل نے گذشتہ سال آرمی کی طرف سے سیف گیمز کے انعقاد کیلئے بھرپور کوششوں کو سراہا۔ پاکستان اولمپکس ایسوسی ایشن کے صدر نے کہا کہ سیف گیمز کے موقعہ پر حاصل ہونے والی رقم جو ۶۵ کروڑ روپے ہے، کھیلوں اور کھلاڑیوں کی بہتری کے لئے استعمال کی جائے گی۔

ایسوسی ایشن کے چالیس ممبران نے ایک قرارداد پاس کی جس میں ایسوسی ایشن کے صدر کیلئے پاکستان سپورٹس بورڈ میں ایک ممبر کی حیثیت کا مطالبہ کیا گیا ہے۔

★ پاکستان کرکٹ ٹیم جو ان دنوں آسٹریلیا کے دورے پر ہے اپنا پہلا ایک روزہ بین الاقوامی میچ ۳ وکٹ سے ہار گئی جس کی وجہ دو بہترین بلے بازوں کی عدم دستیابی خیال کی جاتی ہے، نیز عامر ملک نے بھی خاصی سست روی کا مظاہرہ کیا۔ سری لنکا کی ٹیم پہلے سے آسٹریلیا میں موجود ہے اور اپنے آپ کو آب وہوا سے مانوس کر چکی ہے جبکہ پاکستان کیلئے صورتحال نسبتاً مختلف ہے۔ سلیم ملک ہسپتال میں ہیں اور گلے کی خرابی کا علاج کرانے میں مصروف ہیں، رمیض راجہ بھارت کیخلاف کھیلتے ہوئے زخمی ہوئے تھے ان کا کندھا اتر گیا تھا۔ جاوید میانداد خاطر خواہ سکور نہیں کر سکے اور انہوں نے اس موقعہ پر تین روزہ میچوں میں بالکل حصہ نہ لے کر کوئی پریکٹس نہیں کی۔

عمران خان نے واضح طور پر اعتراف کیا کہ نہ تو ہماری باؤلنگ نہ ہی بیٹنگ کسی کام کی تھی اور ہمارا جیتنے کا کوئی حق نہ تھا۔ سری لنکا کی جیت میں اس کے دو کھلاڑیوں کی پارٹنرشپ نے بہت اہم کردار ادا کیا۔ جنہوں نے ۹۵ رنز حاصل کئے۔

پاکستان نے سری لنکا کے ساتھ اپنے میچ میں پہلے ۱۷ اوورز میں صرف ۴۰ رنز بنائے تھے۔ جس میں عامر ملک نے ۵۵ گیندوں میں صرف ۲۱ رنز لئے۔ شعیب محمد اور منصور اختر کے آؤٹ ہونے پر پاکستانی ٹیم بہت مشکل کا شکار نظر آرہی تھی جنہوں نے ٹیم کو کل ۵۱ رنز تک پہنچایا تھا۔ سعید انور نے ۳۶ گیندوں پر ۳۳ رنز حاصل کرنے میں کامیابی حاصل کی۔ ان ساری کوششوں کے باوجود پاکستانی ٹیم پر سری لنکا کی ٹیم ہر لحاظ سے چھائی رہی اور کامیابی بھی اسی کے حصے میں آئی۔

سانحہ ارتحال

• مکرم محمد عبد اللہ صاحب ولد میاں محمد عالم صاحب آف چارکوٹ (انڈیا) حال پنڈ بیگووال ضلع اسلام آباد مورخہ ۱۱ دسمبر ۱۹۸۹ء کو لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد وفات پا گئے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالے موصوف کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

• مکرم حافظ لطف الرحمن خان صاحب مربی سلسلہ احمدیہ (ابن مکرم محمد الطاف خان صاحب کارکن نظارت دیوان) کا نکاح عزیزہ محترمہ فائقہ شاہدہ صاحبہ بنت مکرم ماسٹر محمد صدیق صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ کے ہمراہ بعوض سات ہزار روپے حق مہر مورخہ ۳۰ دسمبر ۱۹۸۹ء بعد نماز ظہر بیت الخلیل میں مکرم مولانا محمد منور صاحب سابق مربی مشرقی افریقہ نے پڑھا۔

• مکرم مسعود نعیم احمد صاحب ساہی ابن مکرم کیپٹن محمد اکبر ساہی صاحب (چک نمبر ۳۵۴ ج ب قادر آباد ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ) کا نکاح عزیزہ تہمینہ ضیاء صاحبہ بنت مکرم ضیاء اللہ چیمہ صاحب آف فیصل ٹاؤن لاہور کے ہمراہ مبلغ تیس ہزار روپے حق مہر پر مکرم وسیم احمد صاحب ظفر مربی سلسلہ احمدیہ ماڈل ٹاؤن لاہور نے مورخہ ۱۷ دسمبر ۱۹۸۹ء کو پڑھا۔

• مکرم حافظ نصیر احمد صاحب قمر ابن مکرم بشیر احمد صاحب معلم وقف جدید کا نکاح ہمراہ عزیزہ نصرت جہاں اسلم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد اسلم صاحب موضع موہری کھرڑیل ضلع راولپنڈی مکرم شیخ محمد یونس صاحب مربی سلسلہ گوجر خان نے مورخہ ۱۵ نومبر ۱۹۸۹ء کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر موہری کھرڑیل میں پڑھایا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالے یہ نکاح ان خاندانوں اور جماعت کے لئے بہت بابرکت فرمائے اور مثمر بثمرات حسنہ ہو۔

حبوب مفید اٹھرا
HABOOB-I-
MUFEED-I-ATTHRA
۲۰ گرام ــ ۱۵/- روپے
۶۰ گرام ــ ۴۵/- روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) ربوہ

اعلان

اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو جانے والے احمدی بھائیوں کی سوانح رقم کرنے کے سلسلہ میں مجھے تفصیلی حالات درکار ہیں۔ میں قربان ہو جانے والے احمدی بھائیوں کے لواحقین سے استدعا کرتی ہوں کہ وہ مجھے ان فدائیانِ احمدیت کے حالات بھجوا کر ممنون فرمائیں

پتہ: سیدہ حفیظۃ الرحمن
A/2-296 گلشن اقبال
کراچی۔

توسیع اشاعت

مکرم عبد الحئی صاحب عابد دارالرحمت غربی ربوہ نے الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے مبلغ پانچ صد روپے بھجوائے ہیں اور اپنے خالو مکرم خان بشیر احمد خان صاحب کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست کی ہے۔

چند روز ہوئے "بنات طیبات" کا تعارف قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا تھا۔ اس کتابچے میں ایک غلطی کی طرف توجہ دلانا اب مقصود ہے اس میں ایک جگہ پر حضرت خدیجہ رضی کی وفات کا سن دس ہجری لکھا گیا ہے۔

دراصل حضرت خدیجہؓ کی وفات ہجری سال شروع ہونے سے تین سال قبل ہوئی تھی۔ احباب درستی فرمالیں۔

بقیہ: خشوگی

یہ بھی کوئی نہیں کہہ سکتا۔ اکثر اوقات دیکھا گیا ہے کہ روپے کی فراوانی کے بل بوتے پر حالات اور خیالات بدلے جا سکتے ہیں اور ایسی کوشش کی جاسکتی ہے جس سے سزا کا امکان باقی نہ رہے لیکن عدالت بھی عدالت ہے وہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی کر دیتی ہے۔ کون کہہ سکتا ہے کہ خشوگی کو واقعی دس سال کی سزا ہو جائے اور انہیں یہ دس سال جیل میں گذارنے پڑیں لیکن بہرحال ان کی امارت اور امارت کے ذریعے تعیش کی کہانیاں چلتی رہیں گی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

توسیع اشاعت الفضل

توسیع اشاعت الفضل کے سلسلہ میں درج ذیل احباب نے مالی تعاون فرمایا ہے۔ احباب انہیں اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

۱۔ مکرم مظفر احمد صاحب بھٹی شاہ فیصل کالونی کراچی ۵۰/- روپے
۲۔ مکرم محمد احسن صاحب ہاشمی کراچی ۵۰/- ″
۳۔ حلقہ النور سوسائٹی کراچی ۱۲۰/- ″
۴۔ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب شاہ فیصل کالونی کراچی ۵۰/- ″
۵۔ مکرمہ خالدہ عباسی صاحبہ (حلقہ دارالصدر شرقی الف) نے اپنی بیٹی کے نرسری میں اول پوزیشن حاصل کرنے پر ۱۰۰/- ″

تعارف

احمدیہ جنتری

یہ بڑی خوشکن بات ہے کہ محترم محمد یامین تاجر کتب نے احمدیہ جماعت کے افراد کے لئے جو احمدی جنتری کی صورت میں مفید اور بابرکت کام شروع کیا تھا۔ اب اسے مکرم شیخ عبدالماجد صاحب لاہور۔ نہایت محنت اور لگن کے ساتھ جاری رکھے ہوئے ہیں۔

یہ جنتری تجربہ کے ساتھ مفید سے مفید تر ہوتی گئی ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں کہ دوستوں کو اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ۱۹۹۰ء اس جنتری کی اشاعت کا ۳۷ واں سال ہے۔

یوں تو یہ جنتری کئی جگہوں سے مل سکتی ہے۔ لیکن لاہور کا پتہ درج کئے دیتے ہیں۔ شیخ عبدالماجد الحسنین منزل حسن مارکیٹ۔ نیوسمن آباد۔ لاہور۔

مصالحہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اردو والے اسے مسالا لکھتے ہیں لیکن کچھ لوگ اس عربی لفظ کو مصالحہ ہی لکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جہاں عربی کے بہت سے دیگر الفاظ اردو میں بالکل ویسے ہی استعمال ہوتے ہیں جیسے عربی میں تو مصالحہ ہی کو بدل کر ہنڈیا کا مزہ کم کیوں کیا جائے رشتہ ناتا میں ناتا اسی طرح لکھنا بہتر ہے۔ اگر "ط" سے لکھا جائے یعنی رشتہ ناطہ تو شائد اسطرح رشتہ میں جھک جھک زیادہ ہو جائے۔ جس طرح طوطا کا لفظ توتا کی صورت میں بھی لکھا جاتا ہے لیکن "ط" سے لکھا جانا طوطے کے لئے بہتر ہے کیونکہ اسے تو ہر وقت بولتے رہنے میں ہی لطف آتا ہے۔ اگر ت سے لکھا جائے تو شائد وہ بول ہی نہ سکے۔

اے مرے پیارو شکیب و صبر کی عادت کرو
وہ اگر پھیلائیں بدبُو تم بنو مُشکِ تتار

خبریں

مُلکی خبریں

○ صدرِ پاکستان غلام اسحٰق خان نے کہا ہے کہ ۲۰ مارچ ۱۹۹۰ء کو وزیرِ اعظم کے از سرِ نو اعتماد کا ووٹ لینے کے بارے میں فیصلہ کرنا قانون دانوں کا کام ہے۔ یہ بات میں ابھی نہیں کہہ سکتا۔ اُنہوں نے کہا کہ اگر مجھے رائے حاصل کرنے کی ضرورت پڑی تو میں سپریم کورٹ سے رجوع کروں گا۔

○ مسٹر جسٹس محمد افضل ظلہ نے سپریم کورٹ آف پاکستان کے چیف جسٹس کی حثیت سے اپنے عہدے کا حلف اٹھالیا۔

○ وزیرِ اعلیٰ پنجاب مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ وہ بہت جلد قوم کو نیا سیاسی فارمولا دیں گے۔

○ وزیرِ اعظم بے نظیر بھٹو نے حکم دیا ہے کہ پانی کی تقسیم کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے چاروں وزرائے اعلیٰ کا اجلاس بلایا جائے اگر وزرائے اعلیٰ اجلاس میں شامل نہ ہوں تو حکومت یکطرفہ فیصلے کا اعلان کر دے گی

○ بجلی کی لوڈ شیڈنگ کے ریکارڈ پروگرام کا اعلان کیا گیا ہے۔ واپڈا کے اعلان کیمطابق شہروں میں ۶ گھنٹے اور دیہات میں ۱۰ گھنٹے بجلی بند رہا کرے گی

○ متحدہ اپوزیشن کے سربراہ غلام مصطفےٰ جتوئی نے کہا ہے کہ ملک کے لئے پنجابی وزیرِ اعظم کا مطالبہ درست نہیں یہ نعرہ ملک کیلئے خطرناک ثابت ہو سکتا ہے۔

○ غلام مصطفےٰ جتوئی نے لاہور کے حلقہ ۱۹۹ سے مسٹر ایس ایم ظفر کو ٹکٹ دینے کی سفارش کی ہے۔

○ گوجرہ میں ایک رات میں ۱۲ ڈاکے ڈالے گئے ۱۴۔ ڈاکو مختلف گھروں میں داخل ہو کر اہلِ خانہ کو رسیوں سے جکڑتے رہے اور لوٹ مار کرتے رہے۔

○ سرگودھا کے قریب شاہین آباد کے ریلوے اسٹیشن کے قریب ایک برانچ ریلوے لائن کا چھ میل لمبا ٹکڑا چور کاٹ کر اور ٹرکوں میں لاد کر لے گئے۔ پولیس نے تفتیش شروع کر دی ہے۔

○ پاکستان نے تربیتی طیارہ "مشاق" تیار کرنے کی ٹیکنالوجی میں مہارت حاصل کر لی ہے۔ ان طیاروں کی تیاری کے بعد یہ طیارے برآمد کئے جاسکیں گے

غیر ملکی خبریں

○ اس دفعہ نئے سال کے موقع پر بخارسٹ کی سڑکیں ویران رہیں لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے رہے اور اپنے مرے ہوئے رشتہ داروں کا سوگ مناتے رہے تاہم بعض علاقوں میں طلباء نے خوشیاں منائیں اور رقص کیا۔

○ بنگلہ دیش کی حکومت نے ملک میں پٹرول کی قیمت میں چالیس فیصد کمی کر دی جس کا مقصد ذخیرہ اندوزی کا سدِ باب کرنا ہے

○ ایتھوپیا کی آزادی کیلئے لڑنے والے اری ٹیریا کے حریت پسندوں نے اعلان کیا ہے کہ وہ دس ہزار جنگی قیدیوں کو رہا کر دیں گے۔ ڈھائی ہزار قیدیوں کو آئندہ چند روز میں رہا کر دیا جائے گا۔

○ نئے سال کے موقع پر دہلی میں مظاہرین بڑے بڑے ہوٹلوں کے باہر جمع ہو گئے مظاہرین کا کہنا تھا کہ امیر لوگ عیش و عشرت میں مصروف ہیں جبکہ دہلی کے ۸۰ ہزار افراد شہر کی سڑکوں پر رہ رہے ہیں

○ بھارتی پنجاب میں سکھ علیحدگی پسندوں کے حملوں سے گذشتہ سال کے دوران تقریباً ۲ ہزار سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ سکھ انتہا پسند علیحدہ وطن کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ جنگی اپیل پر پنجاب میں ہڑتالوں کی وجہ سے عام زندگی مفلوج ہو کر رہ گئی ہے۔ ۳۰۰ سکھوں کو پولیس نے گرفتار کر لیا ہے۔

لیڈی ٹیچرز کی ضرورت ہے

تعلیمی معیار کم از کم بی۔ اے

ڈلیسنٹ انگلش سکول

۲/۲۴ دارالرحمت شرقی ب
راجیکے روڈ۔ ربوہ

ضرورت

ایک فیکٹری جس میں آئس مشینیں اور باڈی ورک کا اعلیٰ کام ہوتا ہے، کیلئے مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے۔

۱۔ ایک انجینئر ڈپلومہ ہولڈر جو ریفریجریشن میں ۳ ــ ۵ سال کا تجربہ رکھتا ہو۔
۲۔ پرچیزر / سٹور انچارج جو ڈرائیونگ بھی جانتا ہو۔

نوٹ:۔ سنگل رہائش کا انتظام ہے۔

درخواست بمعہ سرٹیفکیٹ اور شناختی کارڈ کی نقول حسب ذیل پتہ پر ارسال کریں۔

مجید احمد طاہر شاہ نواز لمیٹڈ

۱۹۔ ویسٹ وارف۔ پوسٹ بکس نمبر ۴۷۶۶ کراچی

اراضی برائے فروخت

ربوہ میں نہایت مناسب جگہ پر اور بہترین ماحول میں رہائشی رقبہ برائے فروخت ہے۔ پلاٹس کی سہولت بھی حاصل ہے۔

چوہدری احمد علی ٹیچر (ریٹائرڈ)

۴/۴۹ دارالعلوم غربی ربوہ